REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ

۲۶ شعبان ۱۳۶۸ھ — فی پرچہ ۱؍

جلد ۳	۲۴ احسان ۱۳۲۸ھش ـ ۲۴ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۴۴

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اطلاع

ناصر آباد (سندھ) ۱۸ رجون ۱۹۴۹ء۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ

آج پھر حضور اقدس نے افسران اسٹیٹس کی ایک میٹنگ بلائی۔ جو صبح ۹ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک اور چار بجے بعد دوپہر سے آٹھ بجے شام تک جاری رہی میٹنگ میں زیادہ سے زیادہ آمد پیدا کرنے کے متعلق تجاویز سوچی گئیں۔ حضور اقدس نے کارکنوں کو اپنی قیمتی ہدایات سے مستفید فرمایا۔

خاندان نبوت کے دیگر افراد اور خدام بخیریت ہیں۔

کشمیر کمیشن کے دو نمائندے وضاحت طلبی کے لئے کراچی پہنچ گئے

امیر البحر نمٹز مستعفی نہیں ہونگے

کراچی ۲۳ رجون۔ آج شام کو اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے دو رکن مسٹر رابرٹ میکائی اور ایرک کالبن حکومت پاکستان سے اس کے جواب کی مزید وضاحت طلبی کے لئے کراچی پہنچ گئے۔ لیک سیکس کے سرکاری حلقوں کا قیاس ہے کہ برعظیم ہند و پاکستان سے جو خبریں آ رہی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ دونوں حکومتوں میں کسی نہ کسی قسم کا سمجھوتہ ہو جائے گا۔ وہ محسوس کرتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی تازہ ترین توضیحات سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ حکومت ہندوستان مسئلہ کشمیر کے متعلق اپنے نظریے میں ردوبدل کرنے کے لئے تیار ہے۔ کشمیر میں رائے شماری کے منتظم امیر البحر نمٹز نے اس بات کی تردید کی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے کام سے مستعفی ہونے کی دھمکی دی ہے۔ انہوں نے کہا۔ یہ خبر غلط ہے میں نے اپنی خدمات اتحادی قوموں کو دے رکھی ہیں۔ اور میں اس سلسلے میں سکرٹری جنرل کی ہدایات کا منتظر ہوں۔

کشمیر کمیشن نے وزارت کشمیر کو اس بات سے مطلع کیا ہے کہ اگر ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے علاقے میں قحط زدوں کو اناج پہنچانے کے متعلق دونوں حکومتوں میں کوئی سمجھوتہ ہو جائے۔ تو کشمیر کمیشن اتحادی قوموں کے مبصروں کی معرفت اناج کے حمل و نقل اور تقسیم وغیرہ کے انتظام کے لئے تیار ہے

مسلم کانفرنس کے ایک رکن عبد الحمید نظامی نے آج ایک بیان میں کہا عبد اللہ کا یہ دعوےٰ بھی غلط ثابت ہوا۔ کہ کشمیر اقتصادی طور پر ہندوستان کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ وہاں کی حالت اب سخت بدتر ہے۔ گو عبد اللہ کی حکومت مخلص سیاسی کارکنوں کو جعلی مقدموں میں پھنسا کر جیلوں میں ٹھونس رہی ہے۔ لیکن کشمیر کے عوام پاکستان کے حق میں ووٹ ڈالنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔

رمضان میں دفاتر کے اوقات

کراچی ۲۳ رجون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ رمضان المبارک میں تمام مرکزی دفاتر آٹھ بجے صبح سے دو بجے دوپہر تک کھلا کریں گے۔ سوائے جمعہ کے جبکہ دفتر کا وقت آٹھ بجے صبح سے لے کر ۱۲ بجے تک ہوا کرے گا۔

دوستانہ انداز میں سلجھایئے

طہران ۲۳ رجون۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ایرانی اور عراقی وزرائے خارجہ نے افغانستان اور پاکستان کے وزرائے خارجہ کو برقی تار بھیجے ہیں۔ جن میں تلقین کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنے اختلافات کو دوستانہ طریق سے سلجھانے کی کوشش کریں۔

تین نئے رکن

مری ۲۳ رجون۔ جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے قائمقام صدر مسٹر ساغر نے کانفرنس کی مجلس عاملہ میں تین اور ارکان کو نامزد کیا ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ محمد یوسف صراف۔ محمد یوسف اور پیر ضیاء الدین۔

پاکستان اور ناروے میں معاہدہ

کراچی ۲۳ رجون۔ آج پاکستان اور ناروے میں نئے فضائی معاہدے پر دستخط ہو گئے۔ یاد رہے کہ ہوائی نقل و حمل کے متعلق پہلا معاہدہ پچھلے سال مئی میں ہوا تھا۔

خیبر یونیورسٹی کا قیام

ایبٹ آباد ۲۳ رجون۔ تعلیمی کانفرنس کے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم سرحد خان عبد القیوم خان نے کہا۔ کہ صوبہ سرحد میں قائد اعظم خیبر یونیورسٹی کا افتتاح اپریل ۱۹۵۰ء میں ہوگا۔ حکومت سرحد نے اس سال تعلیم کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ رکھا ہے۔ اگلے سال اس میں اور اضافہ کیا جائے گا۔

غیر ملکی کمیشن افسر بن سکیں گے

کراچی ۲۳ رجون۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے ایک آرڈیننس کی منظوری دی ہے جس کی رو سے پاکستان کی بحری و بری اور ہوائی فوجوں میں غیر ملکی لوگوں کو بھی کمیشن مل سکے گا۔ اس آرڈیننس کا نام ۱۹۴۸ء کا غیر ملکیوں کی خدمات کا آرڈیننس ہوگا۔ اس پر عمل فوراً شروع ہو جائے گا۔

۳۰ رجون کو تعطیل

لاہور ۲۳ رجون۔ مورخہ ۳۰ رجون ۱۹۴۹ء بروز جمعرات بینک میں تعطیل ہونے کے سبب اس دن ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور ان کے ماتحت دوسرے دفاتر اور عدالتیں بند رہیں گی۔

(سرکاری اطلاع)

تعلقات کی بحالی افغانستان کے رویہ میں تبدیلی کی محتاج ہے

کراچی ۲۳ رجون۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے ایران اور عراق کی حکومتوں کے برقی تاروں کے جواب میں جو تار بھیجا ہے۔ اس میں اس امر کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ کہ وہ پاکستان کے متعلق برادرانہ جذبات رکھتے ہیں۔ اس تار میں کہا گیا ہے کہ پاکستان افغانستان کی جائز شکایات پر غور کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن ابھی تک حکومت پاکستان یہ بات سمجھ ہی نہیں سکی کہ وہ شکایات ہیں کیا۔ یہ ضرور ہے کہ کابل ریڈیو سے بہت زیادہ بے سروپا پروپیگنڈا ہوتا رہا ہے۔ جس نے صورت حالات کو بدتر بنا دیا ہے۔ تار میں اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ پاکستان کی وزارت خارجہ نے کراچی میں مقیم ایرانی اور عراقی وزرائے مختار کو قبائلی علاقہ کی تاریخ بہم پہنچا دی ہے۔ تاکہ وہ اسے اپنی اپنی حکومتوں میں پہنچا دیں۔ تار میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی اب بھی یہ خواہش ہے کہ افغانستان سے مکمل طور پر دوستانہ تعلقات بحال ہو جائیں۔ لیکن جب تک افغانستان کی حکومت اپنے رویے میں تبدیلی نہیں کرے گی تعلقات کا دوبارہ بحال ہونا مشکل ہوگا۔

تبادلہ اشیاء کی کانفرنس ختم

کراچی ۲۳ رجون۔ پاکستان کے دار الحکومت میں ضروری اشیاء کے تبادلے کے سلسلے میں جو بین المملکتی کانفرنس

عام جہازوں کے متعلق معاہدہ

کراچی ۲۳ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور ہندوستان میں بے قاعدہ آنے جانے والے ہوائی جہازوں کے ایک دوسرے کی مملکت میں اترنے گزرنے اور اتر کر کوئلہ لینے کے متعلق معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدے کا اثر سول اور باقاعدہ طیاروں کی پرواز پر نہیں ہوگا۔ اس معاہدے کی رو سے ہندوستان کو ان جہازوں کے سلسلے میں فائدہ ہوگا جو بیرونی ممالک سے آئیں گے۔ اور پاکستان کو پاکستان کے دونوں حصوں میں آنے جانے کی سہولت ہوگی۔ پہلے ایسی پروازوں کے لئے پیش از وقت متعلقہ حکومتوں کے حکام سے اجازت لینی پڑتی تھی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

اس سے قبل ہم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کی جماعت دہم کا شاندار نتیجہ درج اخبار کر چکے ہیں۔ اس دفعہ ہمارے سکول کی طرف سے ۴۷ طالبعلم انٹرنس کے امتحان میں شامل ہوئے تھے جن میں سے خدا کے فضل سے ۱۶ پاس ہوئے ہیں یعنی مجموعی نتیجہ ۹۵.۳ فیصدی کا رہا۔ پاس ہونے والوں میں سے ۲۷ طالبعلم فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئے اور اول رہنے والے نے ۶۵۸ نمبر حاصل کر کے امتیاز پیدا کیا۔

یہ نتیجہ خدا کے فضل سے نہایت شاندار اور ہر جہت سے قابل مبارکباد ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض اخبارون میں غلط پراپیگنڈا کیا جا رہا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول نہیں بلکہ فلاں سکول صوبہ بھر میں اول رہا ہے۔ حالانکہ یونیورسٹی کے مقرر کردہ معیار کے مطابق صوبہ بھر میں اول رہنے والا سکول "تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ" ہے بے شک بعض سکولوں کا فی صدی نتیجہ ہمارے سکول سے بظاہر بڑھ کر رہا ہے۔ لیکن یہ وہ سکول ہیں جن میں طالبعلموں کی تعداد تھوڑی ہے اور تھوڑی تعداد میں بہتر نتیجہ دکھانا چنداں قابل تعریف نہیں سمجھا جاتا اور ہمیں بتایا گیا ہے کہ طالبعلموں کی جو تعداد تعلیم الاسلام ہائی کی طرف سے شامل ہوئی اسے دیکھتے ہوئے خدا کے فضل سے ہمارا سکول ہی اول رہا ہے۔ لیکن مومن کا قدم ہمیشہ آگے کی طرف اٹھنا چاہیئے۔ اس لئے ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ سالوں میں ہمارے محترم ہیڈ ماسٹر سید محمود اللہ شاہ صاحب اور ان کا عملہ اس سے بھی بہتر نتیجہ دکھانے کی کوشش کرے گا۔ تفصیلی مضامین کے لحاظ سے ہمارے سکول کا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

نمبر	مضمون	تعداد	نتیجہ		استاد
(۱)	انگریزی	۶۱/۶۴	۹۵.۳	فی صدی	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب
(۲)	ریاضی	۶۳/۶۴	۹۸.۵	فی صدی	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ناصر و چوہدری عبدالرحمن صاحب
(۳)	تاریخ و جغرافیہ	۶۱/۶۴	۹۵.۲	فی صدی	ماسٹر سعد اللہ صاحب
(۴)	سائنس	۳۷/۳۸	۹۷.۳	فی صدی	صوفی غلام محمد صاحب
(۵)	اردو	۲۵/۲۶	۹۶.۱	فی صدی	ماسٹر رحمانی صاحب
(۶)	عربی	۳۳/۳۴	۹۷	فی صدی	مرزا عنایت اللہ صاحب
(۷)	فارسی	۱۸/۱۸	۱۰۰	فی صدی	ماسٹر رحمانی صاحب
(۸)	ڈرائنگ	۱۰/۱۱	۹۱	فی صدی	ماسٹر نور الہیٰ صاحب
(۹)	فزیالوجی	۱/۱	۱۰۰	فی صدی	سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر

جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ کا تیسرا تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۵ و ۲۶ جون۔ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گنج میں ہونا قرار پایا ہے جس میں سلسلہ کے جید علماء تقاریر فرمائیں گے۔ لہٰذا احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جلسہ کو بارونق اور کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔ اور غیر احمدی شرفاء کو ہمراہ لانے کی کوشش کریں۔ صدر صاحبان حلقہ جات لاہور خصوصاً نہ صرف خود تشریف لائیں۔ بلکہ باقی احباب کو جلسہ میں شمولیت کی ترغیب دیں۔ خاکسار عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ گنج لاہور

کلرکوں کی فوری ضرورت

میٹرک پاس نوجوان جو مرکز پاکستان ربوہ میں رہ کر سلسلہ کی خدمات بجا لانے کا شوق رکھتے ہوں روزگار حاصل کرنے کے خواہشمند ہوں۔ اپنی درخواستیں مع نقول اسناد سرٹیفکیٹ وغیرہ مقامی امیر یا صدر صاحب یا کسی اور معروف بزرگ جماعت کی تصدیق کے ساتھ جلد سے جلد ناظر بیت المال ربوہ ڈاکخانہ چنیوٹ پنجاب کے نام بھجوا دیں۔ فی الحال ۵۰-۲-۳۰ کے گریڈ میں ۳۰/ روپے ماہوار تنخواہ اور چودہ روپے ماہوار الاؤنس کل مبلغ ۴۴ روپے ماہوار ملیں گے۔ رہائش کا انتظام انجمن کی طرف سے ہوگا۔ کھانے کا انتظام اگر اپنی طرف سے نہ ہو سکے تو ۱۲/ سے ۱۵/ روپے ماہوار فیس دے کر لنگر خانہ سے دو وقت کھانا دیا جا سکتا ہے۔ نظارت بیت المال ربوہ

درخواست دعا

میرے محترم ماموں خواجہ عبدالرحمن صاحب ڈار چار پانچ ماہ سرینگر میں نظر بند رہنے کی وجہ سخت علیل ہیں وہ کئی ناز خطایں تمام جماعت احمدیہ کو السلام علیکم کے بعد دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اس لئے تمام احباب صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ) محمد عبداللہ خالص کھمی سٹور سرگودھا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا تقویٰ کی علامت ہے

"میں پھر اصل بات کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے مما رزقنٰھم ینفقون متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور معاون بنے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مما رزقنٰھم ینفقون میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے۔ دینی خدمات کے لئے متمول لوگوں کو بڑے بڑے موقع مل جاتے ہیں ایک دفعہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے روپیہ کی ضرورت بتلائی۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر کا کل اثاثہ البیت لے کر حاضر ہو گئے۔ آپ نے پوچھا ابوبکر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب میں کہا کہ اللہ اور رسول کا نام چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نصف لے آئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پوچھا۔ عمر! گھر میں کیا چھوڑ آئے تو جواب دیا نصف۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر و عمر کے فعلوں میں جو فرق ہے وہی ان کے مراتب میں فرق ہے۔

دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک کہ تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدون ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچ سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔

پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی میں للہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ صفحہ ۳۱)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

جماعت شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ حسب سابق امسال ۲ اور ۳ جولائی ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ و اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے علمائے کرام تشریف لائیں گے۔ قیام و طعام کا بندوبست جماعت احمدیہ مقامی کے سپرد ہوگا۔ ضلع شیخوپورہ اور ضلع لائلپور کی جماعتوں کے احباب سے بالخصوص درخواست ہے کہ شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

شاہ مسکین لائلپور والی سڑک پر لاہور سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر ریحان قصبہ کے پاس واقع ہے۔

امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

پتہ مطلوب ہے

(۱) مکرمی محمد حنیف صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب ساکن فیروز پور (۲) محمد عبداللہ صاحب ولد شیخ فضل کریم صاحب قادیان (۳) مکرمی شیخ بشیر احمد صاحب ولد شیخ عبدالرشید صاحب ساکن ڈیرہ دون یہ تینوں صاحب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو علم ہو تو وہ بھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ نظارت بیت المال ربوہ

گھر بیٹھے دین کی خدمت کا موقع

نظارت بیت المال کو ایسے احباب کی خدمات کی ضرورت ہے جو اپنے ہاں رہتے ہوئے روزانہ چند منٹ صرف بیت المال کے کام کو دے سکیں۔ جو کام دیا جائے گا ہر دوست کی قابلیت کے لحاظ سے دیا جائے گا۔ اور اسی جماعت یعنی شہر یا گاؤں میں دیا جائے گا۔ جہاں وہ صاحب رہائش پذیر ہوں گے۔ وہ احباب جنہیں حساب و کتاب کا خاص شوق ہو۔ اس اعلان کے خاص مخاطب ہیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۴ جون ۱۹۴۹ء

مادی ترقی حقیقی آسائش کی ضامن نہیں

آج دنیا نے مادی لحاظ سے بڑی ترقی کر لی ہے۔ انسان نے مادی قوتوں پر ایک گونہ تصرف حاصل کر لیا ہے۔ اور ان سے اپنے مفاد کے لئے غلاموں کی طرح کام لے رہا ہے۔ اس کی دسترس قوت و طاقت کے نہایت وسیع ذخیروں اور خزانوں پر ہو گئی ہے۔ توتی ذخیروں کی نئی نئی دریافتیں اس کی قوت بازو میں بیش بہا اضافہ کر رہی ہیں۔ جو باتیں آج سے تیس چالیس سال پہلے ناممکن نظر آتی تھیں آج ابتذال کا درجہ حاصل کر چکی ہیں۔ انسان بجلی کی سطح سے بڑھ کر ایٹمی قوت کی سرحدوں میں داخل ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس طاقت سے جب پورا پورا کام لیا گیا۔ تو یہ دنیا آرام و راحت کا گہوارہ بن جائے گی۔ جو کام آج دنوں اور ہفتوں میں ہوتا ہے۔ وہی کام منٹوں بلکہ سیکنڈوں میں ہو جایا کرے گا۔ رسل و رسائل کے ذرائع اتنے تیز رفتار ہو جائیں گے۔ کہ مسافر کو معلوم بھی نہ ہو گا۔ کہ وہ لنڈن سے نیویارک میں کب پہونچ گیا۔ انسان کے سب کام آنکھ جھپکنے میں خود بخود سرانجام پا جایا کریں گے۔ بلکہ ممکن ہے کہ انسان کو اپنی جگہ سے ہلنے کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ اپنے گھر بیٹھ کر وہ ایک شہر سے باقی تمام شہروں کے رہنے والوں سے بالمشافہ بات چیت کر لیا کرے۔ کہا جاتا ہے یہ سب کچھ چند سالوں میں ہی ہونے والا ہے۔

بے شک ایسا ہو جائے گا ہمیں یقین ہے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس مبارک دن کو دیکھنے کے لئے دنیا قائم بھی رہے گی یا نہیں؟ اب تک جو کچھ دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ یہی ہے کہ ہمارے سائنسدانوں نے جب بھی کوئی نئی قوت معلوم کی ہے۔ پہلے اس کو اپنے ہم جنسوں کی ہلاکت اور تباہی کے لئے ہی استعمال کیا گیا ہے۔ مادی طاقت کے حصول کے ساتھ ساتھ اسی تناسب سے حرص و ہوا بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ مناقشت اور معاندت بھی اسی رفتار سے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ نسل و وطن کے امتیازات نے تمام دنیا کو چھوٹے چھوٹے متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ بڑی بڑی قومیں جن کے قبضہ میں قوتوں کے خزانے ہیں ایک دوسرے کو مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔ اگر خدانخواستہ کسی وقت ان قوتوں میں باہمی تصادم ہو گیا۔ تو دنیا کو جنت بنانے کے تصورات دل ہی دل میں رہ جائیں گے۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی ایٹم بم اس طرح بھی پھٹ جائے۔ کہ ساتھ ہی تمام ایٹم پھٹ جائیں۔ اور یہ کرۂ ارضی فضا میں گداز ہو جائے۔ ممکن ہے کہ یہ ہلاکت وسیع ہو کر تمام نظام شمسی کو اپنی آغوش میں لے لے۔ اور ہم نہ صرف اپنی فنا بلکہ دوسری دنیاؤں کی فنا کا بھی سبب بن جائیں۔

انسان واقعی بڑا عقلمند ہے۔ وہ پھونک پھونک کر قدم اٹھاتا ہے۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے۔ کہ وہ بڑا زود رنج بھی ہے۔ جب اس کے جذبات کے شعلے بھڑک اٹھتے ہیں۔ تو اس کو کوئی سدھ بدھ نہیں رہتی۔ وہ دوسروں کو مٹانے کی کوشش میں خود بھی مٹتا نظر آئے۔ تو پروا نہیں کرتا۔

اس وقت بھی بڑی بڑی قوموں کے پاس ہلاکت کے سامانوں کے بڑے بڑے ذخیرے موجود ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ مافوق الفطرت طاقت ہے جس نے ابھی تک جہنم کے ان پھاٹکوں کو کھلنے سے روک رکھا ہوا ہے۔ ورنہ قوموں کے جو رجحانات ہیں۔ اور ان کے جو باہمی تعلقات ہیں وہ اتنے کشیدہ ہیں کہ ہر وقت خطرہ لگا ہے کہ اب دنیا تباہ ہوئی کہ ہوئی۔ انسانوں کی موجودہ ذہنیت کا تجزیہ کیا جائے۔ تو یہی احساس ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی زندگی ایک لمحہ سے زیادہ نہیں۔ معلوم نہیں عقل کے یہ حزم و احتیاط کے پہرہ دار کب اپنے فرائض ادا کرنا ترک کر دیں۔

انسان ابتدائے آفرینش سے ہی لڑتا جھگڑتا آیا ہے۔ لیکن اب تک جو ہلاکتیں آتی رہی ہیں۔ ان کا دائرہ محدود تھا۔ انسان کے پاس اتنے طاقتور سامان ہلاکت نہیں تھے۔ جتنے آج اس کے قبضہ میں ہیں معمولی بموں تک تو خیر تھی۔ بربادی کا دائرہ محدود ہوتا تھا اور طویل۔ انسانی فطرت کچھ عرصہ کے بعد اس سے متنفر ہو جاتی تھی۔ اور انسان امن کا تمنائی بن جاتا تھا۔ لیکن آج صورت حال بدل گئی ہے۔ اور کل اس سے بھی زیادہ حالت خطرناک ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ کیونکہ انسان کی مادی طاقتوں پر ہر فتح یابی جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے ہمیشہ پہلے ہم جنسوں کی ہلاکت سے ہی جشن منانے کی عادی رہی ہے۔

فرض کیجئے کہ دنیا کے یہ عقلمند لوگ اپنی انتہائی حزم و احتیاط سے کام لیتے ہوئے اس دنیا کو مادی لحاظ سے واقعی ایک جنت میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ اور واقعی وہ ایٹمی قوت پر بھی اسی طرح قابو پا لیتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے بجلی کی قوت پر قابو پا رکھا ہے۔ لیکن ان کی ذہنیت ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسی کہ اب تک ظاہر ہوئی ہے۔ تو پھر سوال یہ ہے۔ کہ یہ جنت بن کر بھی کے دن قائم رہ سکتی ہے۔ فرض کیجئے کہ جس قسم کی ہلاکت کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے وہ نہیں بھی ہوتی۔ دنیا قائم رہتی ہے۔ اور اس میں تمام وہ جسمانی آرام و آسائش کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں۔ جن کی امیدیں کی جاتی ہیں۔ لیکن انسان کی موجودہ ذہنیت نہیں بدلتی۔ قوموں اور افراد کا افتراق باہمی مناقشت اور معاندت بھی اسی نسبت سے بڑھتی جاتی ہے۔ تو پھر کیا یہ مادی قوتوں کے پیدا کردہ آرام و آسائش واقعی انسان کو جنت بنا دیں گے۔

اس سوال کا جواب بھی مادی ترقی کی تاریخ پر غور کرنے سے مل سکتا ہے۔ اس دور سے پہلے بھی واقعی بعض ظالم بادشاہ قتل عام کیا کرتے تھے۔ تباہیاں آتی تھیں۔ اور بھی کئی طرح کی آفتیں برپا ہوتی تھیں۔ لیکن اس سے شاید کسی کو انکار نہیں ہو گا۔ کہ عام انسانوں کے باہمی تعلقات اتنے ریاکارانہ اور غیر مطمئن نہیں تھے پہلے عام انسان اتنا خود غرض اور حریص نہیں تھا۔ جیسا کہ موجودہ وقت میں ہو گیا ہے طبقاتی چپقلش اتنی تلخ نہیں تھی۔ معیار زندگی اتنا غیر ہموار نہیں تھا۔ جتنا کہ اب سامان تعیش کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہو گیا ہے۔ الغرض اتنی بے اطمینانی نہیں تھی جتنی کہ اب ہے

فرض کیجئے یہ بات بھی غلط ہے۔ اور یہاں تک باہمی اعتماد اور اطمینان قلبی کا تعلق ہے سوسائٹی میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ بلکہ جیسا اس لحاظ سے انسان پہلے تھا ویسا ہی اب بھی ہے تو اس صورت میں بھی سوال ہو سکتا ہے۔ کہ سامانوں کے بڑھ جانے سے کیا فائدہ ہوا ہے؟ کیا انسان کی قلبی بے چینی ان سامانوں کی وجہ سے کم ہو گئی ہے۔ کیا پہلے سے ہلاکت کم ہو گئی ہے؟ اگر ایسا نہیں ہوا۔ تو اس سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس لحاظ سے محض مادی ترقی کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ دنیا میں آرام و آسائش کے سامانوں کی افزائش کا تعلق حقیقی آرام و آسائش سے کچھ بھی نہیں ہے۔

اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عیش و آرام کے مادی سامانوں کو حقیقی آرام و آسائش سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تو کیا پھر آرام و آسائش محض وہم ہی وہم ہے۔ یا اس کی کوئی حقیقت بھی ہے۔ اور آیا یہ کسی طرح حاصل بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ہم تھوڑی دیر غور کریں گے۔ تو ہم کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس دنیا میں اگر ایسا معاشرہ نشوونما پا جائے۔ جس میں حرص و ہوا کم ہو۔ انصاف و عدل زیادہ ہو۔ ریاکاری کم ہو۔ صداقت زیادہ ہو۔ معاندت اور مناقشت کم ہو۔ اتحاد باہمی اور امداد باہمی زیادہ ہو۔ انسانوں کی ایک دوسرے سے بدظنی کی بجائے ہمدردی زیادہ ہو۔ تو یقیناً ایسا معاشرہ اطمینان قلبی کے لحاظ سے بہتر ہو گا اور اگر کسی تھوڑے وقت میں اور تھوڑے سے علاقہ پر بھی ایسا معاشرہ قائم ہو رکھا ہے۔ تو یقیناً یہ ایک ایسی چیز ہے۔ کہ زیادہ وقت کے لئے اور زیادہ علاقہ پر بھی پھیلایا جا سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ خواہ انسان نے کتنی ہی مادی ترقی کر لی ہے۔ اور آئندہ ایسی ترقی کے کتنے ہی آثار کیوں نہ نظر آتے ہوں۔ اور خواہ اس نے کتنے ہی آرام و آسائش کے سامان پیدا کر لئے ہوں۔ کیا جب تک معاشرہ اس پہلو سے جس کو ہم اخلاقی یا روحانی پہلو کہہ سکتے ہیں ترقی نہ کرے۔ تو ان مادی سامانوں کا کوئی حقیقی فائدہ دنیا کو ہو سکتا ہے۔ اور کیا یہ دنیا جنت بن سکتی ہے۔ جواب یقیناً نفی میں ہو گا۔

اخراج از جماعت و مقاطعہ

مولوی سلیم اللہ صاحب مولوی فاضل حال مدرس اوکاڑہ نے نظارت بیت المال کا تعلیمی قرضہ مبلغ ۔/۷۵۴ روپے دینا تھا۔ جس کی ڈگری ان کے خلاف ۱۹۳۹ء سے صادر ہو چکی ہے۔ اور اس کی وصولی کے لئے نظارت ہذا نے اپنی انتہائی کوشش کی۔ مگر انہوں نے ابھی تک ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا۔ اور اسی طرح سے ۱۹۳۶ء میں انہوں نے ۱۰۲/۱۱/۹ کی رقم چندہ سے غبن کی تھی۔ جو تا حال ان کے ذمہ واجب الادا ہے۔ جس کی ادائیگی کے لئے انہیں اس وقت تک کافی مہلت دی جاتی رہی ہے۔ مگر انہوں نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور چٹھیوں کا جواب دینا بھی ترک کر دیا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالے کی منظوری سے ان کے اخراج از جماعت اور مقاطعہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کھانے کے آداب

حدیث نبویؐ کی روشنی میں

(۲)

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں اسی عنوان سے ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔ زیر نظر سطور بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہیں (خاکسار۔ محمد شفیع اشرف)

(۱)

حدیث نبویؐ کی روشنی میں جن آداب کے متعلق ہمیں علم ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ کھانا پہلے درمیان سے نہ کھایا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا اور تلقین فرمائی کہ کھانا درمیان سے نہ شروع کیا جائے۔ بلکہ ایک طرف سے شروع کیا جائے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے

قال ان البرکۃ تنزل وسط الطعام فکلوا من حافیۃ ولا تاکلوا من وسطہ

شارحین حدیث نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے۔ کہ چونکہ وسط مقام کو افضلیت حاصل ہے۔ اور خیر و برکت کا زیادہ مورد ہوتا ہے۔ پس اسے پہلے نہ کھایا جائے۔ بلکہ کھانے کے آخر تک اس برکت کو قائم رہنے دیا جائے جو شخص اسے ہی سب سے پہلے شروع کر لیتا ہے۔ وہ گویا اس خیر و برکت کو جلد ختم کرنے والا ہے۔

(۲)

اس امر کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ ایسا کھانا نہ کھایا جائے۔ جو اپنے اثرات کے اعتبار سے دوسرے لوگوں کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں موجب ایذاء و تکلیف ہو۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسی غرض سے لہسن اور پیاز کے کھانے کو ناپسند فرمایا۔ کہ اس سے بدبو اور عفونت پیدا ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

من اکل من ھذہ قال اول مرۃ الثوم ثم قال الثوم والبصل والکراث فلا یقربنا فی مسجدنا یعنی جو شخص ان میں سے کھائے۔ پہلی بار حضور نے صرف لہسن کا ذکر فرمایا۔ پھر لہسن پیاز اور گندنے کا ذکر کیا تو اسے چاہیئے کہ وہ ہماری مسجدوں کے قریب نہ آئے۔ مقصد اس سے صرف یہی ہے کہ ایسی اشیاء نہ استعمال کی جائیں۔ جن سے ایسے اجتماعات میں جہاں دوسرے لوگ بھی کثرت سے شریک ہوں۔ تکلیف اور بدبو وغیرہ پیدا ہو۔ لہسن بذات خود حرام شے نہیں۔ اسے پکا کر کھانا جائز ہے۔ جیسا کہ امام محمدؒ۔ امام ابو حنیفہؒ اور دیگر ائمہ علماء کا بھی یہی خیال ہے۔ لیکن حضور نے جو اسے ناپسند فرمایا تو وہ صرف اسی بناء پر کہ اسے کچا کھانے سے مونہہ سے ایسی بو آتی ہے۔ جو دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے۔

(۳)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس بات کو بھی ناپسند فرمایا ہے۔ کہ جب دوسرے لوگوں کے ساتھ مل کر کھانا کھایا جا رہا ہو۔ تو کوئی شخص جلدی جلدی اور زیادہ زیادہ کھانا کھانا شروع کر دے۔ یہ بات جہاں زیادتی طمع اور کم ظرفی پر دلالت کرتی ہے۔ حضورؐ کے اس ارشاد کی خلاف ورزی کرواتی ہے کہ

نھی رسول اللہ ان یقرن بین التمرتین حتی یستاذن صاحبہ

کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دو دو کھجوروں کو (جلدی اور زیادہ کھانے کے خیال سے) اکٹھا کر کے کھانے سے منع فرمایا۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنے ساتھ کھانا کھانے والے دوست سے اجازت لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے پس ایک بہت بڑا ادب یہ بھی ہے۔ کہ انسان اپنے کھانے کی رفتار کو (خصوصاً جب وہ کسی دعوت میں اور لوگوں کے ساتھ مل کر کھا رہا ہو) اسی حد تک رکھے جس حد تک اس کے دوسرے ساتھی رکھ رہے ہوں۔ ایسا بھی نہ ہو کہ کوئی شخص جلدی جلدی اور زیادہ زیادہ کھا کر حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی خلاف ورزی کے علاوہ عام لوگوں کی نظروں میں حریص سمجھا جائے۔ اور ایسا بھی نہ ہو کہ دوسرے تو سیر ہو چکیں۔ اور کھانا ختم کرنے کے قریب ہوں۔ اور ان کی نوبت ابھی دو چار لقموں تک ہی پہنچی ہو۔ اور اُلٹا انہیں خالی پیٹ اٹھنا پڑے۔ اکثر عورتوں میں ایسا دیکھا گیا ہے۔ کہ تقریب کے قائل حضرات اس طرح کھاتے ہیں کہ ہیں بہرحال خیر الامور اوسطھا ہی ایک بہترین طرز عمل ہے۔

(۴)

کھانے کے آداب میں کم کھانا بھی شامل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

الکافر یاکل فی سبعۃ امعاءٍ والمومن یاکل فی معیٍ واحد

کہ کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن صرف ایک آنت میں۔ بے شک حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بعض شارحین حدیث کے نزدیک ایک خاص واقعہ کی طرف بھی اشارہ ہے۔ لیکن اس سے یہ بھی مراد ہے کہ مومن کو زیستن برائے خوردن کا قائل نہیں ہونا چاہیئے جو کافر کا مقصود ہے۔ بلکہ اسے تو خوردن برائے زیستن کا قائل ہونا چاہیئے۔

صوفیا نے منازل سلوک میں جن تین امور کو اہمیت دی ہے۔ ان میں سے ایک کم خوردن بھی ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ شکم پری اور ناک تک سیر ہوئے رہنا حصول عرفان کے سراسر خلاف ہے۔ اور مومن کا تو مقصد ہی معرفت الٰہی ہے۔ طبی نقطۂ نگاہ سے جو فوائد حاصل ہیں ان کا بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔

(۵)

ٹیک لگا کر کھانا بھی کھانے کے آداب کے خلاف ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ ٹیک لگا کر کھانا کھانا پسند نہیں فرماتے تھے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

اما انا فلا اکل متکئاً

کہ میں تو ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ اس کی دو بڑی وجہیں یہ ہو سکتی ہیں۔

(۱) طبی نقطۂ نگاہ سے یہ چیز آنتوں کے لئے مضر ہے۔

(۲) وقار اور عام قاعدہ کے خلاف ہے۔

بہت ممکن ہے کہ شاید پہلے خیال کے تتبع میں ہی انگریز لوگ ڈائننگ روم کی کرسیاں بغیر بازوؤں کے بنواتے ہیں۔ اور ان کا ٹیک لگانے والا حصہ بھی عام کرسیوں کی نسبت بجائے ڈھلوان رکھنے کے زیادہ عمودی قسم کا ہوتا ہے۔ پس ہمیں اس امر کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ تکیہ وغیرہ یا کسی اور چیز سے ٹیک لگا کر کھانا نہ کھایا جائے

(باقی)

جماعتہائے احمدیہ حلقہ جات سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ

حلقہ جات سیالکوٹ۔ لاہور اور شیخوپورہ کی تمام انجمنہائے احمدیہ کو اُن کے سال رواں کے بجٹ اور گذشتہ سال کے بقایا کی اطلاعات بھجوا دی گئی ہیں۔ اگر کسی جماعت کو ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ اطلاع نہ ملے تو وہ نظارت ہذا کو مہربانی فرما کر لکھ دیں تا کہ اُن کو دوبارہ اُن کے مشخصہ بجٹ اور بقایا سے مطلع کر دیا جائے۔ جماعتوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنے موجودہ بجٹ کو پورا کریں۔ بلکہ بقایا جات بھی یاد اور ان سے وصول فرمائیں۔ گویا اُن کا بجٹ سال رواں کا بجٹ اور بقایا شامل کر کے جو میزان بنتی ہو۔ وہ سمجھا جائے گا۔ اور اس کا پورا کرنا اُن کا فرض ہوگا۔ بقیہ جماعتوں کو بھی عنقریب اطلاعات بھجوا دی جائیں گی۔ (نظارت بیت المال)

خدمت کا موقعہ

مکرمی مخدوم محمد ایوب صاحب امیر جماعت احمدیہ بھیرہ نے نظارت بیت المال کے ایک اعلان کے سلسلہ میں اپنے دو صاحبزادوں۔ مخدوم الطاف احمد صاحب و مخدوم محمد اجمل صاحب کو کچھ عرصہ کے لئے آنریری طور پر نظارت ہذا میں کام کرنے کے لئے بھجوایا ہے نظارت ہذا ان کا اس قربانی پر شکریہ ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔

نظارت ہذا میں کام کی زیادتی کے پیش نظر ابھی اور احباب کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایسے احباب جو کچھ عرصہ کے لئے وقت دے سکیں۔ اُن کے لئے ربوہ میں سلسلہ کی خدمت کا بہت اچھا موقعہ ہے۔ ایسے احباب نظارت بیت المال میں اپنے ناموں سے اطلاع فرما کر ممنون فرما دیں۔ ایسے احباب کی رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ نظارت ہذا ہوگا۔ (نظارت بیت المال)

اعلان ضروری

مکرمی انچارج صاحب بیعت مقیم ربوہ نے مکرم میاں محمد امین صاحب ولد میاں احمد الدین صاحب مرحوم ورنی ساکن قادیان و برادر مکرمی مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز) سابق دفتری دفتر بیعت کے خلاف دعویٰ کیا ہے۔ کہ ان کے ذمہ بروئے ریکارڈ دفتری مبلغ ۳/۹/۵۰ واجب الادا ہیں وہ دلائے جائیں۔ مدعا علیہ کو معمولی طریق سے اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ۲۹/۸ کو بوقت ۱۰ بجے صبح ربوہ میں آ کر اس مقدمہ کی پیروی کریں۔ ورنہ زیر آرڈر ۱۷ رولز ۶۲ یکطرفہ کارروائی کی جائے گی۔ (ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

قلبِ یورپ سوئٹزرلینڈ میں تبلیغ اسلام

(مختصر رپورٹ ماہ مئی ۱۹۴۹ء)

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب بی اے انچارج احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ)

ان مغربی ممالک میں اس زمانہ میں لوگ جس انداز سے دنیاداری کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اس کے پیش نظر بظاہر یہی دکھائی دیتا ہے کہ ابتداء میں اسلام کو قبول کرنے والے صرف وہی خوش قسمت وجود ہوں گے جنہیں خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ سے تیار کرتا۔ ان کے قلوب میں اسلام کی صداقت کا القاء کرتا اور انہیں اس سچائی کو قبول کرنے کا [illegible] فرماتا ہے۔ بے شک ایسے نیک بخت لوگ تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑے ہوں گے لیکن خدا تعالیٰ انہیں ایمان اور اخلاص کا وہ مقام عطا فرمائے گا کہ یہ تعداد ایک بے معنی چیز ہو کر رہ جائے گی۔ وہ اپنی ایمانی قوت سے اسلام کی راہ میں مشکلات کے پہاڑوں کو ہٹانے کی طاقت پائیں گے۔ آئندہ وہ اسلامی فوج کے جانباز سپاہی ہوں گے انشاء اللہ العزیز۔

ان سپاہیوں کی بھرتی کا کام ایک نازک مرحلہ ہے جو بغیر خاص تائید الٰہی کے سرانجام نہیں پا سکتا۔ اس راہ میں جو حقیر انسانی کوششیں ان ممالک میں ہو رہی ہیں ان کا ایک ادنیٰ پہلو سوئٹزرلینڈ سے متعلق ملاحظہ ہو۔

بیسویں تبلیغی میٹنگ

تبلیغی میٹنگوں کا سلسلہ جو سوئٹزرلینڈ میں اوائل ۱۹۴۸ء میں شروع کیا گیا خدا کے فضل سے بہت مقبول ثابت ہوا ہے۔ نہ صرف اس ملک میں بلکہ تبلیغی مراکز ہالینڈ۔ فرانس۔ جرمنی میں بھی اب اس ذریعہ تبلیغ کو کامیابی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے زیادہ سے زیادہ نیک نتائج پیدا فرماتا رہے۔ آمین۔

اس ضمن میں بیسواں عام اجلاس مؤرخہ ۲۵ مئی کو منعقد کیا گیا۔ حسب معمول انفرادی دعوت ناموں کے علاوہ اخبار میں بھی اعلان کرایا۔ حاضری خدا کے فضل سے خوشکن تھی۔ خاکسار نے "کامل تعلیم" کے موضوع پر مختصر تقریر کی اور بتایا کہ کیوں اب بنی نوع انسان کو ایک نقطہ پر جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ دو گھنٹے تک جاری رہا۔ ایک پادری صاحب بھی موجود تھے کہنے لگے کہ بائیبل میں بھی رب العالمین کا ذکر ہے۔ خاکسار نے انہیں بائیبل ہاتھ میں دے کر کہا کہ پرانے عہد نامہ میں سے یہ دکھا دیجئے۔ انہوں نے بے سروسامانی کی حالت میں ادھر ادھر سے چند حوالے پڑھ دیئے۔ جن کا دور سے بھی مضمون زیر بحث سے تعلق نہ تھا۔ اس پر حاضرین نے طنزیہ رنگ میں پادری صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ بعد میں ان صاحب سے وفات مسیح کے موضوع پر دلچسپ گفتگو ہوئی۔ اور اس سلسلہ میں خاکسار نے جو سوالات رکھے تھے ان کا جواب سننے کے لئے حاضرین آخر تک منتظر رہے۔

میٹنگ کے بعد یہی صاحب کہنے لگے کہ یہ بھی مسیح کی ہی تعلیم ہے جس کی وجہ سے وہ خاکسار سے نفرت نہیں کرتے۔ ورنہ ایک عیسائی ملک میں اس قسم کی باتوں کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے اس زبانی دعویٰ محبت کی تردید جلد خود ان کے رویہ سے ہی کرا دی جس پر وہ بہت شرمندہ بھی ہوئے۔ انہوں نے خاکسار سے چھپا کر بعض لوگوں میں ایک مفصل ٹریکٹ تقسیم کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو پیش کیا گیا تھا۔ اور لوگوں کو اس "خطرہ" سے آگاہ کیا۔ خاکسار نے میٹنگ ختم کرنے سے قبل مسیح کی طبعی وفات کو پیش کیا اور بتایا کہ ہم نے مختلف ممالک میں چرچ کو اس چیلنج کو قبول کرنے کی دعوت دی ہے کہ وہ اس موضوع پر ہم سے گفتگو کریں لیکن چرچ لاجواب ہے۔ اب میں اس ملک کے پادریوں اور عیسائی مبلغوں کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ وہ ثابت کریں کہ مسیح صلیب پر فوت ہو گئے۔

خاکسار نے کہا کہ آج اگر حضرت عیسےٰؑ اس دنیا میں موجود ہوتے تو اسلام کے جانباز اور مخلص مبلغ ہوتے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ایک روز ایک صاحب اور ایک خاتون اسلام کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ ان سے دو گھنٹے تک اسلام کے معاشرتی اور اقتصادی اصولوں۔ تعدد ازدواج اور اسلامی نماز پر گفتگو ہوئی۔ یہ صاحب انگریزی پڑھ سکتے ہیں اس لئے انہیں کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" مطالعہ کیلئے دی۔

ایک صاحب HEM TUETEV عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں۔ قرآن کریم کا عربی میں مطالعہ کر رہے ہیں۔ ایک روز وہ آئے۔ ان سے قرآن کریم کی بعض آیات کے معانی پر گفتگو ہوئی۔ علاوہ ازیں انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قرآن کریم اور احادیث کی پیشگوئیاں بھی بتائیں۔

ایک روز ایک عراقی صاحب آئے۔ انہیں احمدیت کے متعلق تفاصیل بتائیں۔ نیز خدا تعالیٰ کے وجود جنت کی حقیقت وغیرہ پر ان کے سوالات کے جواب دئیے۔

اسلام اور غلامی

ایک پادری صاحب نے اسلام میں غلامی کے موضوع پر ایک تقریر کی اور اپنے رنگ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ خاکسار کو میٹنگ میں دیکھ کر انہوں نے خواہش کی کہ خاکسار بھی جماعت احمدیہ کا نقطہ نگاہ پیش کرے۔

خاکسار نے بتایا کہ ہمارا نقطہ نگاہ وہی ہے جو قرآن کریم کا ہے۔ لیکن قرآن کریم کا نقطہ نگاہ وہ نہیں جو آپ نے پیش کیا ہے۔ اس کے بعد کسی قدر تفصیل سے قرآنی تعلیم کو پیش کیا اور پادری صاحب کی بہت سی باتوں کی تردید کی۔ اس کے بعد عام رنگ میں سوال۔ جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا اس میں بھی خاکسار نے حصہ لیا۔

متفرق امور

۲۹ اپریل کو ہمبرگ ریڈیو سے خاکسار کا جو لیکچر براڈکاسٹ ہوا تھا اس کے بعد خاکسار کو جرمنی کے مختلف علاقوں سے سننے والوں کے خطوط موصول ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے ریڈیو والوں سے لیکچر کی نقل طلب کی۔ جس پر ریڈیو والوں نے خاکسار سے اجازت طلب کی۔ انہیں لکھ دیا گیا کہ وہ نقول شائقین کو بھجوا سکتے ہیں۔ خطوط کے جوابات بھی خاکسار بھجوا رہا ہے۔

تبلیغی و تربیتی کانفرنس

مقامی اراکین جماعت میں مشن کے کام میں دلچسپی کو بڑھانے کے لئے ایک مشاورتی اجلاس مورخہ ۲۹ مئی کو منعقد کیا گیا اور تبلیغی و تربیتی امور پر احباب سے مشورہ لیا گیا۔ وقتاً فوقتاً یہ مشاورتی اجلاس منعقد کیا جایا کرے گا۔ انشاء اللہ!

نماز ہائے جمعہ:۔ برادرم حمید اور محمد اسد صاحبان باقاعدگی سے نماز جمعہ کے لئے آتے رہے۔

نئی بیعت:۔ ایک صاحب جو عرصہ ڈیڑھ دو سال سے زیر تبلیغ تھے۔ (HERR CARL SCHMIDT) مورخہ ۹ مئی کو بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ! خاکسار نے ایک خواب کی بنا پر جو ایک سال ہوا دیکھا تھا ان کا نام "عبد الرشید" رکھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں استقامت بخشے اور بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

نووارد مہمان:۔ ڈچ احمدی بہن محترمہ ناصرہ زمرمان چند روز کے لئے تشریف لائیں۔ نیز مکرم اقبال احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی پاکستان سے یہاں پہنچے اور کچھ دن قیام کے بعد انگلستان روانہ ہو گئے۔

بالآخر احباب سے درخواست ہے کہ احباب اس ملک میں احمدیت کی اشاعت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ بہت ممکن ہے کہ مستقبل قریب میں چرچ کی طرف سے مخالفت ہو۔ خدا تعالیٰ مخالفین کی ہر کوشش کو ہمارے حق میں مفید بنائے۔ آمین۔

موصی صاحبان کیلئے ضروری اعلان

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم جنوری ۱۹۴۹ء کی مختلف تاریخوں اور کوپن نمبروں کے ذریعہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہوئی ہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ موصی صاحبان اپنے وصیت نمبروں سے جلد اطلاع دیں تاکہ ان کی ہر ایک رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات میں کر دیا جائے۔ اور آئندہ خط و کتابت اور ادائیگی رقوم کرتے وقت وصیت نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور مستورات وصیت نمبر کے ساتھ اپنا نام بھی دیا کریں اور اگر کسی موصی کو اپنا وصیت نمبر یاد نہ ہو تو وہ اپنی سابقہ سکونت معہ ولدیت کے تحریر کر دیا کریں۔ نیز اعلان ہذا کے جواب میں نمبر وغیرہ کی اطلاع دیتے وقت اپنا متعلقہ کوپن نمبر اور تاریخ بھی تحریر فرمائیں۔

نمبر	نام و پتہ	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
۱	زینب بیگم صاحبہ حلقہ سول لائن لاہور	۳۸۵۹ / ۱-۱-۴۹	۲-۸-۰
۲	اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الحمید صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۹۶۳ / ۱-۱-۴۹	۵-۰-۰
۳	مولا بخش صاحب محمد نگر لاہور	۴۰۳۰ / ۶-۱-۴۹	۲-۸-۰
۴	اسمٰعیل صاحب توکوشیہ چٹاگانگ مشرقی بنگال	۳۹۸۶ / ۱-۱-۴۹	۱۴-۰-۰
۵	عبد السلام صاحب سی۔ ایم۔ ایچ لاہور چھاؤنی	۱۲۸ / ۱۶-۱-۴۹	۳-۰-۰
۶	چوہدری بشیر احمد صاحب بہار لاہور چھاؤنی	؍؍	۱۰-۰-۰
۷	یعقوب خان صاحب۔ نائب مدرس [illegible]	[illegible] / [illegible]-۱-۴۹	۱۰-۰-۰
۸	عطاء اللہ صاحب خادم حضرت [illegible]	۸۸۴۳ / ۲۰-۱-۴۹	۳-۰-۰
۹	اہلیہ بوٹے خان صاحب سانگھڑ سندھ	۴۰۷۰ / ۲۳-۱-۴۹	۱-۸-۰
۱۰	ملک محمد حسین صاحب چک ۱۳۳ / ۱-۴ بہاولپور	۴۱۹۶ / ۲۲-۱-۴۹	۱۴-۲-۰

سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ

یورپ اور ایشیا کے درمیان پاکستان کا اہم محل وقوع

کراچی ۲۳ جون:۔ آکسفورڈ سے شائع ہونے والے اخبار "آکسفورڈ میل" نے ۳۰ اپریل کی اشاعت کے مقالہ افتتاحیہ میں "مبادا ہم بھول جائیں" کے عنوان سے لکھا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ وزیر اعظم پاکستان کو یہ محسوس ہو رہا ہے کہ پاکستان کے قریبی ہمسایہ ملک ہندوستان کو اس ہفتہ دولت مشترکہ کانفرنس میں ضرورت سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم ہندوستان کو کیوں اہمیت دیں۔ جو ہمارے بادشاہ کو اپنا بادشاہ نہیں سمجھتا اور پاکستان کو کیوں اہمیت نہ دیں جو ہمارے بادشاہ کو کم از کم فی الحال اپنا بادشاہ سمجھتا ہے۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے حالات میں ہمارا یہ رویہ ہماری مخصوص رواداری کا مظہر ہے۔

دوسرا جواب یہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان پاکستان سے کہیں بڑا ہے۔ وہ صنعتی رو سے محض ہے۔ لیکن یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ آبادی کے لحاظ سے پاکستان دولت مشترکہ کے ملکوں میں دوسرے نمبر پر ہے۔ اور اس کی آبادی برطانیہ سے ڈیڑھ گنی ہے۔ حصول آزادی کے بعد پاکستان کو زبردست مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن وہ پامردی سے ان کا مقابلہ کر رہا ہے۔ اور ہم پاکستان کے بہادر سپاہیوں کے بڑے ممنون ہیں۔ ایک لحاظ سے پاکستان کو یورپ اور ایشیا کے درمیان اہم حیثیت حاصل ہے یا حاصل ہو سکتی ہے۔ پاکستان کا مستقبل بڑا شاندار ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کی مدد کریں۔ وزیر اعظم پاکستان کو وزیر اعظم کی اس بات پر کان دھریں۔ کہ پاکستان کو دولت مشترکہ کا حاشیہ بردار نہیں سمجھنا چاہیئے۔ پاکستان کو مدد دینے میں ہمارا اپنا فائدہ ہے۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات

ہندوستان کے ناقص نوٹ دولت پاکستان بنک میں ۲۹ جون ۱۹۴۹ء تک تبدیل کئے جا سکیں گے۔ یہ تاریخ گذر جانے کے بعد نوٹوں کو ایک روپیہ کے نوٹوں کے سوا سب تمام نوٹوں کے مطالبات براہ راست ریزرو بنک آف انڈیا میں بھیجنے چاہئیں۔

پاکستان کی صنعتی مالیاتی کارپوریشن کے قیام کا کام باقاعدہ طور پر ہو رہا ہے۔ یہ کارپوریشن صنعتی کمپنیوں کو طویل مدت اور اوسط عرصہ کے لئے زیادہ آسانی سے قرض دینے کے لئے قائم ہوئی ہے۔

جو چیزیں چیکوسلواکیہ سے بغیر لائسنس درآمد نہیں کی جا سکتیں۔ ان کے لئے درآمد برآمد کے چیف کنٹرولر درخواستیں طلب کرنے کا ایک خاص اعلان کر رہے ہیں۔ پاکستان میں درآمد کرنے والوں کے لئے چیکوسلواکیہ سے تجارتی تعلقات قائم کرنے اور بڑھانے کا یہ عمدہ موقع ہے۔

شیشہ تام چینی سلیکا اور سیمنٹ سے بنی ہوئی اشیاء اور ریفریکٹریز کی ڈیلی کمیٹیوں کا ایک جلسہ ان صنعتوں کی ترقی کے مختلف مسائل پر بحث کرنے اور ایک معینہ مدت کے لئے ہر ایک صنعت کی ترقی کی انتہائی حد مقرر کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ یہ کمیٹیاں اپنی رپورٹیں عنقریب ڈائرکٹر جنرل رسد و ترقیات کے روبرو پیش کریں گی۔

چونکہ بیٹ سن کے موسم ۱۹۴۹ء کے کوٹوں کے اعلان میں دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے ۱۵ اگست ۱۹۴۹ء تک موجودہ کوٹوں کے وہ حصے جو بھیجے نہیں گئے ہیں۔ موجودہ لائسنسوں پر برآمد کئے جا سکتے ہیں۔ اور یہ برآمدیں آئندہ موسم کے کوٹوں سے منہا نہیں کی جائیں گی۔

حکومت پاکستان پٹرولیم پروڈکشن رولز بابت ۱۹۴۹ء وضع کئے گئے ہیں۔ جن میں پٹرولیم اور نیچرل گیس کی مراعات دینے کی شرائط درج کی ہیں۔ یکم جون ۱۹۴۹ء سے پاکستان معدنیاتی مراعات کا ایک نیا محکمہ بھی قائم کیا ہے۔ جو وزارت تعلیم و صنعت کا ایک ضمنی دفتر ہو گا۔

مصری مالی کمیٹی نے دفاعی اخراجات کی رقم منظور کر دی!

قاہرہ ۲۴ جون:۔ مصر کی ایوان پارلیمنٹ کی مالی کمیٹی نے ابھی حال ہی میں بجٹ کی ترامیم پر غور کیا تھا۔ جس میں مصری فوج کے اضافے کے لئے بڑی بڑی رقومات تجویز کی گئی تھیں۔ اخبار "المصری" کے مطابق کمیٹی کے صدر مسٹر محمد سمیع موسیٰ بے نے بعد میں بتایا کہ کمیٹی نے تمام تجاویز کو بجنسہ منظور کر دیا ہے۔ وزیر اعظم عبد الہادی پاشا نے کمیٹی کے اجلاس میں وزیر دفاع و جنگ فاروق محمد حیدر پاشا کے ساتھ شرکت کی۔

یہ یاد ہو گا کہ وزارت جنگ و بحریہ نے ۵ کروڑ ۳۰ لاکھ مصری پونڈ کی رقم طلب کی تھی۔ (رائٹر)

بین العرب مواصلات!

بغداد ۲۳ جون:۔ ایسا رکو معلوم ہوا ہے۔ کہ اردن کی راہ سے عراق۔ شام اور لبنان کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ اس ماہ کے آخیر تک قائم ہو جائیگا جو فلسطین میں یہودیوں کے قابض ہو جانے کے بعد سے یہ سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ (رائٹر)

شامی فوجیوں پر فوجی عدالت میں مقدمہ

دمشق ۲۳ جون:۔ کمال الحسینی کے قتل کی تحقیقات مکمل ہو گئی ہے۔ فوجی شنوی پر قتل کا الزام لگایا گیا ہے۔ اور تیرہ افسروں پر اپنے فرض سے کوتاہی کا۔ ان سے کہا گیا ہے کہ فوجی عدالت میں ان پر مقدمہ چلایا جائے اور اس کے لئے ان کو اپنے وکلاء نامزد کر دینے چاہئیں۔ (رائٹر)

عراق کی آبپاشی کی سکیم

بغداد ۲۳ جون:۔ اس ٹیکنیکل مشن کے صدر نے جو عراق کی بڑی بڑی آبپاشی کی اسکیموں پر عمل درآمد کر رہا ہے۔ اندازہ لگایا ہے کہ طغیانی کے پانی کے کنٹرول کی اسکیم اور دجلہ و فرات پر آبپاشی کے زیادہ بہتر نظام پر کل آٹھ کروڑ ستر لاکھ تیس ہزار دینار خرچ آئیگا۔ اس کا کہنا ہے کہ ہائیڈرو الیکٹرک اسکیموں پر ۷۷ لاکھ ۷۰ ہزار دینار خرچ ہوں گے۔ (رائٹر)

عراقی وزیر اقتصادیات کا عزم لندن

لندن ۲۳ جون:۔ رائٹر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اقتصادیات سید ضیاء جعفر اور وزارت اقتصادیات کے ڈائریکٹر جنرل سید ندیم الپچاشی کے برطانوی حکومت سے گفت و شنید کرنے کے لئے جمعہ کے روز بذریعہ ہوائی جہاز لندن پہنچنے کی توقع ہے لیکن یہاں کے عراقی حلقوں کا خیال ہے کہ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا اتنی جلد لندن نہ پہنچ سکیں گے۔ جتنی جلد ان کے آنے کی توقع تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کا دورہ برطانیہ ملتوی کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان کی آمد ناگزیر ہے اور اس کا سبب عراق کا شام سے موجودہ تعلقات کی صورت حال ہے۔ (رائٹر)

بغداد ۲۳ جون حکومت عراق عراقی پارلیمنٹ کے سامنے ایک بل پیش کرنے والی ہے۔ جس کی رو سے وزارت مالیات برطانیہ کے مالی حلقوں سے قرضہ حاصل کر سکے گی۔ (رائٹر)

برما میں نئے سرے سے بغاوت نمودار ہو گئی

اراکان میں نازک صورت حالات

رنگون ۲۳ جون۔ یونین فوجی پولیس کے باغیوں کی رہنمائی میں نئے سرے سے بغاوت شروع ہو جانے کی وجہ سے اراکان میں صورت حال نازک ہو گئی ہے۔ بغاوت کی علامات ظاہر ہوتے ہی تمام اعلیٰ افسر بذریعہ ہوائی جہاز رنگون واپس گئے تاکہ باغی انہیں گرفتار نہ کر لیں۔ اور افسروں کی غیر موجودگی میں صورت حال اور بھی خراب ہو گئی۔ اس بغاوت کا مرکز ... ہے اور کیوک پیو اور اکیاب کے قریبی علاقہ پر بہت خراب اثر ... ہے۔ صورت حالات کا مطالعہ کرنے اور اس علاقہ کی اقتصادی ... کے خلاف قدم اٹھانے کے لئے ... جنگ کے دو اعلیٰ افسر اراکان کے مشہور لیڈر او پی نیا تھی ہا کے ہمراہ بذریعہ ہوائی جہاز اکیاب ... ہو گئے۔

... بحری بیڑہ کا ایک جہاز ما بو ساحل اراکان پر پہنچ گیا ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو وہ باغیوں کے خلاف کارروائی کرے گا اگر انہوں نے مقررہ وقت کے اندر ہتھیار نہ ڈال دیئے۔

اس دوران میں عوامی رضاکاروں اور دوسرے باغیوں کو یونین کی فوجیں ہراساں کر رہی ہیں۔ باغی ... سے منتقل ہو کر اراکان کے باغیوں سے مل جانے کے لئے اراکان منتقل ہو رہے ہیں اور انہوں نے حکومت کے خلاف چھاپہ مار جنگ ... میں اضافہ کر دیا ہے۔

جن رضاکاروں اور کمیونسٹوں کو پیڑول کے چشموں کے علاقوں سے نکال دیا گیا ہے وہ جنگلوں کو واپس جا رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت اس علاقہ سے ۲۰ ہزار روپیہ بچا لیا ہے جنہیں نکال لے جانے کا باغیوں کو موقعہ نہیں مل سکا۔ ... پر قبضہ کرنے کی ابھی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ ان کی کوششوں کا نتیجہ ابھی تک جانی و مالی نقصان کی صورت میں نکلا۔ (استار)

لبنانی تجارتی مشن کا عزم عراق

بیروت ۲۳ جون۔ دونوں ملکوں کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے کے لئے لبنانی حکومت نے ایک تجارتی کمیشن عراق بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (استار)

روس بڑی تعداد میں اٹیم بم نہیں بنا سکتا

نیویارک ۲۳ جون۔ ماسکو میں سابق امریکی سفیر جنرل بیڈل اسمتھ نے تقریر کرتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا کہ گو روس اٹیم بم کا راز حل کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ لیکن اس کو ٹیکنیکل برتری حاصل نہیں ہے کہ جس سے وہ بڑی تعداد میں اٹیم بم بنا سکے۔

انہوں نے کہا کہ روس عنقریب اٹیم بم کی آزمائش کرنے والا ہے۔ لیکن اس میں ایک محفوظ فاصلے سے خطرناک ریڈیو متحرک مادوں کو کام میں لانے کے لئے پیچیدہ مشین بنانے کی لیاقت نہیں ہے۔ اپنے اندازے کو "خیالی رائے" سے تعبیر کرتے ہوئے انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ روس کو ایسی طاقت ور قسم کے اٹیم بم جمع کرنے میں دس سال لگیں گے جن کا امریکہ کے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ (استار)

بہاولپور میں گیہوں کی قیمتیں گر رہی ہیں

بغداد الجدید ۲۳ جون۔ ریاست بھر میں اناج کی منڈیاں گیہوں کے بڑے بڑے ذخیروں سے بھری ہوئی ہیں۔ گیہوں کی فصل اس سال غیر معمولی طور پر بہت اچھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ مال گاڑی کے ڈبوں کی کمی کی وجہ سے ریاست تمام کم خوراک والے علاقوں میں گیہوں کی ایک محدود مقدار بھیج سکی ہے۔ ان تمام کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ گیہوں کی قیمتیں بڑی تیزی سے گرتی جا رہی ہیں۔ اس وقت گیہوں کا نرخ آٹھ اور نو روپیہ فی من ہے۔

حکومت بہاولپور نے اس سال پاکستان کے کم خوراک والے علاقوں کو دس ہزار ٹن چاول برآمد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ (استار)

انڈونیشی کمیونسٹ لیڈر کو نئی پالیسی

لنڈن ۲۳ جون۔ موصولہ شدہ ایک اطلاع کے مطابق انڈونیشیا کے تجربہ کار کمیونسٹ لیڈر تان ملاکا کو مشرقی جاوا میں جمہوریہ کے کمانڈر نے نئی پالیسی دیدی ہے۔ اس کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ولندیزیوں اور جمہوریہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے وہ بہت غیر معقول ہے اور کمیونسٹ اس غیر مقبولیت سے بہت فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتے اور اس کو شکست سے بچا دینے کے بعد نئی پالیسی کی کامیابی میں مدد دے گی۔ (استار)

دمشق میں برطانوی سفارتی افسر

لنڈن ۲۳ جون۔ برطانوی دفتر خارجہ کے محکمہ جس میں مشرق وسطیٰ کے امور آنریبل منگل بروس کا تقرر بحیثیت سیکنڈ سیکرٹری کے دمشق کی برطانوی لیگیشن میں کیا گیا ہے۔ وہ ستمبر میں اپنا عہدہ سنبھالیں گے۔ عرب اخبارات کے لنڈن میں مقیم نامہ نگاروں نے مسٹر بروس کے تقرر کی تعریف کی ہے اور اس بات پر متفق ہیں کہ ان کی امداد بڑی قیمتی ہوگی۔ (استار)

عربوں کے درمیان موجودہ اختلافات بے معنی ہیں

دمشق ۲۳ جون۔ مشہور شامی مدبر فارس بے الخوری نے ایک ملاقات میں استار کو بتایا کہ عربوں کے درمیان جو اختلافات اس وقت ہیں وہ بے معنی ہیں کیونکہ یہ ذاتی حب جاہ کا نتیجہ ہیں عرب عوام کے اتحاد کی ضرورت کے سامنے یہ اختلافات غائب ہو جائیں گے۔

عراقی شامی تنازع پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ شام عراق کے ساتھ اپنے تعلقات مستحکم نہ بنائے۔ لیکن اس وقت ایک زیادہ موزوں موقع ہوگا جب شام اپنی عام آئینی حالت پر واپس آ جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ الزعیم کی حکومت ترقی پذیر ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے انکم ٹیکس کو قانونی شکل دینے۔ وقف ختم کرنے، شہری قوانین کے نفاذ اور ٹیب لائن اور دیگر امریکن آئل کمپنیوں کے ساتھ سمجھوتے کی مثالیں دیں جن سے قوم کو بڑا فائدہ ہوگا۔

الخوری نے کہا کہ الزعیم بلاشبہ شام کے آئندہ صدر ہوں گے۔ اور انہوں نے خود الزعیم کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کا مشورہ دیا تھا تاکہ وہ شامی قوم کے فائدے کے لئے اصلاحات کو جاری رکھ سکیں۔ (استار)

رمضان المبارک میں رسومات بند

عمان ۲۳ جون۔ محل شاہی سے اعلان کیا گیا ہے کہ عام رسومات اور روزانہ دربار اس سال ماہ رمضان المبارک میں بند کر دیا جائیگا۔

فلسطین میں گورنر جنرل فلاح پاشا المداح نے ایک حکم نامہ جاری کیا ہے۔ اس میں ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کے احکامات کی صریح خلاف ورزی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور مجرموں کو قابل سزا سمجھا گیا ہے۔ (استار)

بہاولپور کالج کیلئے سائنس کی کلاسیں

بغداد الجدید ۲۳ جون۔ حکومت بہاولپور کے محکمہ تعلیم نے انٹرمیڈیٹ کالج بہاولپور میں غیر طبی (نان میڈیکل) ایف اے سی کلاس کھولنے کیلئے ۳۰ ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔ (استار)

عراق اور مشرقی ممالک

بغداد ۲۳ جون۔ وزیر تعلیم سید خلیل اسمٰعیل نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ عراق مشرقی ممالک اور خصوصاً پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ اقتصادی تعلقات کے قیام کا خیر مقدم کرتا ہے۔ (استار)

پاکستان کیلئے برطانوی تجارتی مشن

لنڈن ۲۳ جون۔ برطانیہ کے سرکاری تجارتی مشن کی پاکستان کو روانگی اصولی طور پر تسلیم کر لی گئی ہے لیکن اس کے ٹھیک ٹھیک فرائض کا فیصلہ بورڈ آف ٹریڈ پاکستانی حکام سے صلاح مشورہ کر کے بعد کرے گا۔ بورڈ آف ٹریڈ کے اعلیٰ حکام اس نکتہ چینی کے جواب کہ برطانیہ سے کوئی تجارتی مشن پاکستان نہیں بھیجا گیا یہ کہتے ہیں کہ چیکوسلواکیہ سے اور دوسرے بیرونی ممالک سے مشن پاکستان گئے۔ اور انہوں نے ملک کا دورہ کیا۔ لیکن ان کی کوششوں کا نتیجہ حقیر نکلا۔ برخلاف اس کے برطانیہ کی پاکستان کے ساتھ تجارت کے اعداد و شمار گزشتہ سال پانچ لاکھ پونڈ ماہانہ سے بڑھ کر لاکھ پونڈ ماہانہ کو پہنچ گئے۔ بورڈ آف ٹریڈ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ اتنا زیادہ اضافہ کسی تجارتی مشن کے جانے سے نہیں ہوا۔ بلکہ ان انفرادی تاجروں اور کارخانہ داروں کی بدولت ہوا۔ جنہوں نے اپنے نمائندے پاکستان بھیجے۔

بہر کیف تجارتی مشن بہت کچھ کر سکتا ہے۔ وہ حکومت پاکستان کے اشتراک عمل سے پاکستان اور برطانیہ کے باہمی فائدے کے لئے آئندہ سالوں کی پیداوار کی اسکیم مرتب کر سکتا ہے۔ شاید یہ وہ خاص رخ ہوگا جس پر تجارتی مشن اپنی توجہات زیادہ صرف کرے گا۔ (استار)

عراقی تردید کی تصدیق

بغداد ۲۳ جون۔ استار کے ساتھ ایک ملاقات میں عراقی حکومت کے ترجمان نے ان تردیدوں کی تصدیق کی کہ عراقی فوجیں شامی سرحد پر جمع ہو گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان اطلاعات کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔ (استار)

اس امر پر ہم سب متفق ہیں

امرتسر ۲۳ جون۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی مجلس عاملہ کے ایک ریزولیوشن میں مشرقی پنجاب کی سرکاری زبان پنجابی قرار دیئے جانے پر زور دیا گیا۔ ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ اس فیصلے پر قریباً سکھوں کے تمام گروپ متفق ہیں اور اسے فرقہ وارانہ مسئلہ سمجھ کر ٹالنے کی کوشش نہ کی جائے۔

برلن ۲۳ جون۔ جرمن ریلوے کارکنوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اپنی اسٹرائیک جاری رکھیں گے مغربی برلن کے کمانڈنٹس نے جو سفارشات اس سلسلے میں پیش کی تھیں۔ کارکنوں کو وہ منظور نہیں ہیں۔